صَلُّوا کَمَارَ أَیْتُمُوْنِی اُصَلِّی

تم نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو (بخاری شریف)

کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت

"مؤلف"

صاحبزادہ محمد علی کریمی

ناشر

خادمین اہلسنت وجماعت

کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا مَانِعَ لِحُکْمِهٖ وَلَا نَاقِضَ لِقَضَائِهٖ وَ قَدَرِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَسَنَدِ اَوْلِیَائِهٖ وَعَلٰی اَحْبَابِهِ الْمُعَارِضِیْنَ لِاَعْدَائِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○

ترجمہ: تیرے رب کی قسم! پیارے محبوب یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہونگے جب تک وہ آپ کو اپنے تمام معاملات میں منصف نہ بنالیں جن میں وہ آپس میں جھگڑا کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کے حکم پر عمل کرنے میں دل میں ذرا بھی تنگی نہ پائیں اور اس پر گردن تسلیم جھکادیں۔

سرکار دو عالم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی (رواہ البخاری)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر انکار کرنے والا عرض کیا گیا ایسا وہ کون ہے فرمایا جس نے میری تابعداری کی جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے وہی انکار کرنے والا ہے۔

آج امت مسلمہ کو نت نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جن کی وجہ سے اہل

اسلام کشمکش و پیچ کا شکار اور اس کے حل کے متلاشی ہیں۔ جب سے روشن خیالی کی ہوا چلی ہے مسلمان سہل پسند ہو گئے ہیں اپنی طبیعت میں سہل پسندی کے ساتھ ساتھ اب انہوں نے عبادات میں بھی آسانی کی راہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا ہے۔

عہد حاضر میں عبادات و معاملات کے اندر لوگوں کا رجحان ان باتوں کی طرف زیادہ پایا جاتا ہے جو آسانی کا رستہ دکھائیں لہٰذا وہ شریعت مطہرہ کو بھی اپنی عقل پر پرکھتے ہیں اور اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے شریعت مطہرہ کی مخالفت سے بھی سر مو انحراف نہیں کرتے ہیں ان مسائل میں سے ایک مسئلہ کرسی پر نماز پڑھنا ہے۔ چند سالوں سے مساجد میں کرسیوں کا رواج بہت بڑھ گیا ہے اور بعض مساجد میں تو کل نمازیوں کی تعداد کی ایک تہائی جگہ کرسیوں نے لے رکھی ہے۔ اگر آپ دقیق نظر سے دیکھیں تو خوش باش، تندرست افراد ان کرسیوں پر براجمان نماز پڑھتے دکھائی دیں گے تو آپ عالم استعجاب میں غوطہ زن ہو کر سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے آخر یہ کرسیوں پر بیٹھ کر نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ تو کچھ دیر انتظار کیجئے اور انکی معذوری ملاحظہ فرمائیں۔ جب یہ لوگ نماز سے فارغ ہونگے تو اپنی پینٹ (pant) سیدھی کرتے ہوئے چلتے دکھائی دیں گے۔ یا ان کرسیوں پر نماز پڑھنے والے وہ بزرگ حضرات ہیں جن کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہو چکی ہے کہ میں نے نماز کرسی پر پڑھنی ہے اگرچہ انکو قیام کی قدرت بھی حاصل ہو جبکہ صورت مسئلہ یہ ہے "جس شخص نے کسی بیماری کی وجہ سے نماز بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ پڑھی اگر وہ دوران نماز (بھی) تندرست ہو گیا تو بقیہ نماز کی بناء اسی پر رکھتے ہوئے قیام کرے وہ بیٹھ کر نماز ادا نہیں کر سکتا۔ (قدوری باب صلوۃ المریض)

پس کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز کا ایک فرض قیام چھوٹ جاتا ہے جس کا حکم درج ذیل ہے۔

قیام:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۸)

ترجمہ: اور تم اللہ کے لیے ادب سے کھڑے ہو جاؤ

قیام تمام فرضوں کی نماز اور وتر میں فرض ہے (جوہرة النیرة سراج الوہاج بحوالہ فتاویٰ عالمگیری ج ۱) یعنی فرض، وتر، عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا تو ادا نہ ہوں گی۔ (درمختار، ردالمختار، بحوالہ بہار شریعت)

عذر کی صورتیں:

(۱) اگر بندہ قیام پر قادر ہو اور سجود پر قادر نہ ہو یا فقط قیام پر قادر نہ ہو تو اس شخص کے لیے دونوں میں اختیار ہے کہ کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھ لے یا بیٹھ کر البتہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا افضل ہے۔

(2) اگر کسی کو زخم ہو اور سجدہ کرنے سے خون نکل آئے گا تو اس کو بھی مذکورہ اختیارات حاصل ہونگے۔

(3) اگر کسی کو سلسل بول (پیشاب کا جاری رہنا) کی بیماری ہو اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے اس کا پیشاب نکل آئے گا تو اس کے لیے قیام ساقط ہو گیا۔

(کذافی مراقی الفلاح کتاب الصلوۃ)

(4) اگر کسی کی پیٹھ (سرین) پر پھنسی (پھوڑا) ہو اور وہ بیٹھ بھی نہیں سکتا تو وہ تکیے کے سہارے کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے گا چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر ''اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر جتنی کہ اس کی وسعت ہو''

(بخاری ۱۱۱۵، ابوداؤد ۹۵۲، ترمذی ۳۷۲)

مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ اگر بندہ سخت تکلیف میں مبتلا ہو یا اس کو مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے مگر وہ شخص بیماری کے

بڑھ جانے اور غلبہ کر لینے کا اعتبار اپنی رائے سے نہیں کر سکتا بلکہ کسی مسلمان حاذق (جو فاسق نہ ہو) ڈاکٹر (طبیب) کی اطلاع پر یا ظاہر حال پر سابقہ تجربہ پر اعتماد کرے۔

(کذا فی حاشیۃ الطحطاوی، صلاۃ المریض)

مریض کے لیے قیام اور ترک قیام کی چند صورتیں:

(1) اگر نمازی قیام پر قدرے قادر ہو اگر چہ وہ عصا یا دیوار کے ذریعے ہو تو اس پر حسب طاقت قیام کرنا لازم ہے خواہ وہ ایک آیت یا تکبیر کی مقدار ہو مختار مذہب یہی ہے کیونکہ بعض کا کل کے ساتھ اعتبار کیا جاتا ہے۔

(درمختار شرح تنویر الابصار، باب صلوۃ المریض جلد ۱ صفحہ ۱۰۲)

(2) اگر کچھ قیام پر قادر ہو تمام پر نہ ہو مثلاً کھڑے ہو کر تکبیر یا تکبیر اور کچھ قرات پر قدرت رکھتا ہو تو اسے قیام کا حکم دیا جائے گا اور وہ نماز کو حسب طاقت قیام کے ساتھ بجالائے گا جب عاجز آجائے تو بیٹھ جائے۔ (تبیین الحقائق، جلد ۱ صفحہ ۲۰۰)

(3) اگر کھڑے ہو کر صرف تکبیر کہنے پر قادر ہے اس سے زیادہ قدرت نہیں رکھتا تو کھڑے ہو کر تکبیر کہے پھر بیٹھ جائے (فتاویٰ قاضی خان جلد ۱ صفحہ ۸۲)

(4) اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے جماعت میسر ہو تو جماعت سے ورنہ تنہا پڑھے (درمختار، ردالمحتار، بحوالہ بہار شریعت)

اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں یوں رقمطراز ہیں آج کل بہت سے جہال ذرا سی بے طاقتی مرض یا کبرسن (بڑھاپا) میں سرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں۔

آپ نے ان کی تین صورتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(1) اولاً ان میں سے بہت ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کر سکتے ہیں اور اس ادا سے نہ ان کا مرض بڑھے، نہ کوئی نیا مرض لاحق ہو، نہ گر نے

پڑنے کی حالت ہو، نہ دوران سر، نہ کوئی الم شدید ہو صرف ایک گونہ مشقت وتکلیف ہے جس سے بچنے کے لیے صراحۃً نمازیں کھودیتے ہیں۔

ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے کمزوری کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے فرض بیٹھ کر پڑھے ہیں وہی باتوں میں اتنی دیر کھڑے رہتے ہیں کہ اُتنی دیر میں دس بارہ رکعت ادا کرلیتے ایسی حالت میں ہرگز بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کریں۔

کافی شرح وافی میں ہے

اگر ادنیٰ مشقت لاحق ہو تو قیام چھوڑنا جائز نہ ہوگا

(2) ثانیاً مان لیا کہ انہیں اپنے تجربہ سابقہ خواہ کسی مسلمان طبیب حاذق عادل مستور الحال غیر ظاہر الفسق کے بتانے سے خواہ اپنے ظاہر حال کے نظر صحیح سے جو کم ہمتی و مدید وآرام طلبی پر مبنی ہو بظن غالب معلوم ہے کہ قیام سے کوئی مرض جدید یا مرض موجود شدید مرید ہوگا مگر یہ بات لمبے قیام میں ہوگی تھوڑی دیر کھڑے ہونے کی یقیناً طاقت رکھتے ہیں تو ان پر فرض تھا کہ جتنے قیام کی طاقت تھی اتنا ادا کرتے یہاں تک کہ اگر صرف ''اللہ اکبر'' کھڑے ہو کر کہہ سکتے تھے تو اتنا قیام میں ادا کرتے۔ جب وہ غلبہ ظن کی حالت پیش آتی بیٹھ جاتے یہ ابتدا سے بیٹھ کر پڑھنا اب بھی نماز کو فاسد کرنے والا ہے۔

(3) ثالثاً ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی اپنے آپ تکبیر (اللہ اکبر کہنے کی) مقدار بھی کھڑا ہونے کی قوت نہیں رکھتا مگر عصا کے سہارے یا کسی آدمی خواہ دیوار پر تکیہ لگا کر کل یا بعض قیام پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ جتنا قیام اس سہارے یا تکیہ کے ذریعے کر سکے تو قیام بجالائے کل قیام کرسکتا ہو تو کل یا بعض تو بعض ورنہ صحیح مذہب میں اس کی نماز نہ ہوگی جیسا کہ دُرمختار میں ہے۔

اگرچہ عصا یا دیوار کے سہارے سے کھڑا ہوسکے۔

(درمختار، باب صلوٰۃ المریض جلد اصفحہ ۱۰۲ بحوالہ فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۵۹)

اگر سہارے سے قیام کر سکتا ہو تو صحیح یہی ہے کہ سہارے سے کھڑے ہو کر نماز ادا کرے اس کے علاوہ کفایت نہ کرے اور اسی طرح خادم یا عصا کے سہارے سے کھڑا ہو سکتا ہے تو قیام کرے اور سہارے سے نماز ادا کرے۔ (تبیین الحقائق، باب صلوٰۃ المریض جلد ا صفحہ ۲۰۰)

پس قیام آٹھ ۸ صورتوں میں ساقط ہوگا:

(1) جب کھڑا ہی نہ ہو سکے

(2) یا سجدہ نہ کر سکے

(3) یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہو

(4) یا کھڑے ہونے سے پیشاب کا قطرہ آتا ہے

(5) یا کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جاتا ہے

(6) یا کھڑے ہونے سے قرات سے مجبور محض ہو جاتا ہے

(7) کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہو جائے گی یا دیر میں تندرست ہوگا۔

(8) یا نا قابل برداشت تکلیف ہو گی (غنیہ) لہٰذا معمولی بخار، خفیف تکلیف میں بیٹھ جانا بالخصوص کرسی پر جو کہ کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے معذور شخص کے لیے ہوتی ہے پر نماز پڑھنا فساد نماز کا باعث ہے۔ چونکہ حدیث شریف میں ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور پھینک دیا اس (مریض) نے ایک لکڑی لے لی تا کہ اس پر نماز پڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی پھینک دیا اور فرمایا! زمین پر نماز پڑھ اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ (کے اشارہ) کو رکوع سے پست کرے (ھذا حدیث حسن رواہ للبیھقی ۲/۳۰۶ والبزار کما فی نصب الرایۃ ۲/۱۷۵)

پس کرسی پر بیٹھ کر انسان سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست کرنے سے عاجز آ جاتا ہے کیونکہ مروّج کرسی کے آگے لکڑی (تختی) لگی ہوتی ہے جو اس کو مزید جھکنے سے روک دیتی ہے

چنانچہ ہدایہ میں ہے:

وَيَجْعَلُ سُجُوْدَهُ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهٖ

اور وہ اپنے سجدوں کا اشارہ رکوع سے پست کرے۔

لِاَنَّهُ قَائِمٌ مَقَامَهُمَا فَاَخَذَ حُكْمُهُمَا

کیونکہ یہ دو سجدوں کے قائم مقام ہیں لہٰذا انہی کا حکم لیا جائے گا۔

(فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۳)

مذکورہ کلام کا خلاصہ

اگر (مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ) مریض کھڑے ہونے سے معذور ہو گیا تو وہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص حالت میں بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض کے لیے جیسے آسانی ہو بیٹھے مثلاً دوزانو وگرنہ جو آسان ہو اسے اختیار کرے۔ اگر ٹانگوں میں تکلیف ہو تو اس کو سیدھا رکھے مگر اپنے پاؤں کو مکمل قبلہ کی طرف نہ پھیلائے بلکہ گھٹنہ کھڑا رکھے۔

نوٹ:

اگر مریض بیٹھ کر سجدہ کسی سخت چیز پر کرے تو اس کے لیے چند شرائط ہیں۔

(1) وہ زمین پر رکھی ہو اس کو کسی نے اٹھایا نہ ہو

(2) مریض رکوع کے لیے پیٹھ کو جھکائے فقط اشارہ نہ کرے۔

(3) وہ چیز سخت ہو یہاں تک کہ سجدہ کرتے وقت پیشانی دب جائے۔

(4) اس چیز کی اونچائی بارہ 12 انگل سے زائد نہ ہو (ردالمحتار)

مذکورہ بالا صورت میں نماز پڑھنے سے حقیقتاً رکوع و سجود پائے گئے اور وہ اشارہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں ہوگا ایسا شخص جو اس طرح رکوع و سجود کر رہا ہے وہ قیام پر بھی قادر ہو سکتا ہے اگر اثنائے نماز میں یا ابتداء میں ہی وہ قیام پر قادر ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔

مذکورہ بالا مسئلہ اس شخص کے لیے ہے جو زمین پر سجدہ کر ہی نہیں سکتا معلوم ہوا جس کو رکوع و سجود کی قدرت ہو اگر وہ کرسی پر بیٹھ کر فقط اشارے سے نماز پڑھتا رہے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی کیونکہ ایک تو کرسی پر بیٹھ کر وہ رکوع کا اشارہ کر رہا ہے باوجودیکہ اس کو پیٹھ جھکانے کی قدرت تھی دوسرا وہ سجود کے لیے بھی اشارہ کر رہا ہے جب کہ وہ زمین پر بیٹھ کر سجود کے ساتھ نماز ادا کر سکتا تھا۔

رکوع و سجود پر قادر کا مؤمی (اشارہ کرنے والا) بن جانا درست نہیں (واللہ اعلم بالصواب)

ان کرسیوں کو قرآن پاک پڑھنے کے لیے بنایا گیا تھا لہذا ان کو اسی کے لیے استعمال کیا جائے اور اپنی نمازوں کو فساد سے بچایئے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

احقر

محمد علی کریمی

10 رجب المرجب ۱۴۲۸ھ اور 14 جولائی 2008ء